قندِ مکرر

محمد منیر قمر، الخبر (سعودیہ)

سپیکری دُرود اور بریلوی مکتبِ فکر کے فتاویٰ

بریلوی مکتبِ فکر کی مساجد میں عموماً ۳ راوقات ایسے ہیں جن میں پڑھے جانے والے درود کو 'سپیکری درود' کہا جاسکتا ہے :

۱۔ نمازِ جمعہ کے بعد کھڑے ہوکر، اجتماعی شکل میں اور باآوازِ بلند، راگ لگا کر درود شریف پڑھا جاتا ہے

۲۔ فرض نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد بھی مل کر اجتماعی طور پر، راگ لگا کر درود پڑھتے ہیں۔

۳۔ اسی طرح مؤذن جب اذان دینے لگتا ہے تو وہ بھی اپنا گلا درود شریف کے راگ سے ہی صاف کرتے ہیں۔

ان سب کے لئے باقاعدہ لاؤڈ سپیکر استعمال کئے جاتے ہیں اور جب تک لاؤڈ سپیکر رائج نہیں ہوئے تھے۔ درود شریف کے ان اوقات و مواقع کا بھی کہیں ذکر نہیں تھا۔ اسی لئے ان مواقع پر پڑھے جانے والے درود شریف کو 'سپیکری درود' کہا جاتا ہے اور ان کا سنتِ نبوی سے کہیں پتہ نہیں چلتا۔

صلوٰۃ وسلام اور درود شریف کے فضائل و برکات اپنی جگہ مگر عین اذان سے پہلے اس طرح انہیں پڑھنا کہ گویا یہ اذان کا ہی کوئی حصہ ہیں یا پھر جمعہ و جماعت کے بعد یہ انداز...... قطعاً ناجائز اور صریحاً بدعت ہے۔ تقسیم پاک و ہند کے بعد ایجاد ہونے والی بدعات سے اس کا تعلق ہے، عمر رسیدہ لوگ اس کے گواہ ہیں۔ اور خاص طور پر جب سے مساجد میں لاؤڈ سپیکر عام ہوئے ہیں، یہ سلسلہ بھی زوروں پر آ گیا ہے، اس اعتبار سے اسے سپیکری درود وسلام بھی کہا جاتا ہے جن کا شافعی، مالکی حتیٰ کہ خود احناف و دیوبندی مکتبِ فکر میں بھی کوئی قائل و فاعل نہیں۔ صرف بریلوی مکتبِ فکر کے لوگ اس ایجاد کو اپنائے رکھنے پر مصر نظر آتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے بھی کتنے ہی علماء اس کو بدعت قرار دے چکے ہیں۔ صرف کم پڑھے لکھے لوگوں کی بھیڑ ہے جو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ تو آیئے آپ کو صرف اَحناف کے بریلوی مکتب فکر کے بعض علماء کی تصریحات بھی سنا دیں۔ چنانچہ :

مرکز سوادِ اعظم اہل السنّت والجماعت، آستانہ عالیہ چشتیہ صابریہ، دارالحق ٹاؤن شپ، لاہور کی طرف سے آٹھ صفحاتی پمفلٹ شائع ہوا تھا جس کا عنوان ہے ''اذان سے قبل صلوٰۃ، تسمیہ (بسم اللہ) اور تعوذ (اعوذ باللہ) بلند آواز سے پڑھنا غیر مشروع، ناجائز و بدعت ہے''

یہ تو عنوان ہے، اور اسی پمفلٹ میں بریلوی مکتبِ فکر کے علماء اور پیر حضرات کے فتاویٰ ہیں، جن

میں سے آستانہ عالیہ، علی پور کے پیر جماعت علی شاہ، مفتی محمد حسین نعیمی، مرکز اہل السنّت والجماعت دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور اور اس مکتبِ فکر کے بانی مبانی مولانا احمد رضا خان بریلوی کے فتاویٰ درج ہیں جس کا خلاصہ مذکورہ عنوان میں ہی آگیا ہے۔

اس پمفلٹ کی عبارت درج ذیل ہے جس کو بلاتبصرہ کے شائع کیا جارہا ہے:

> ماہنامہ أنوار الصوفیة قصور ...... ترجمان آستانہ عالیہ علی پور شریف
>
> مؤسس اعلیٰ حضرت پیر ملت مجدد العصر قبلۂ عالم (۱)
>
> ۱۔ پیر جماعت علی شاہ
>
> ۲۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی
>
> ۳۔ امام اہل السنّت مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی، جامعہ نعیمیہ لاہور
>
> ۴۔ مرکز اہل السنّت والجماعت، دارالعلوم حزب الاحناف، داتا گنج بخش (۲) روڈ کے فتاویٰ

☆ سوال: آج کل ہم اہل السنّت والجماعت تمام مساجد میں بآوازِ بلند اذان سے پہلے صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں اور بعض مؤذنین صلوٰۃ وسلام سے بھی پہلے أعوذ اور بسم اللہ اور آیت ﴿إِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ یا کوئی اور آیت پڑھتے ہیں اور پھر صلوٰۃ وسلام اور پھر اذان پڑھتے ہیں...... کیا یہ جائز ہے؟

جواب: اذان سے قبل أعوذ پڑھنا مشروع نہیں ہے۔ اس کا حکم قرآن شریف کے ساتھ مخصوص ہے۔ یعنی جب قرآن شریف پڑھنا چاہو تو اَعوذ پڑھ لو، اس کے سوا کسی چیز سے پہلے اَعوذ پڑھنے کا حکم نہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہر نیک کام کے اوّل پڑھنا باعثِ برکت ہے لیکن اونچی آواز سے اور مزید برآں لاؤڈ سپیکر میں پڑھنا فضول ہے۔ آہستہ سے پڑھنا کافی ہے۔ قرونِ اولیٰ میں بلکہ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے سے پہلے کہیں بھی اذان کو اونچی آواز سے بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا معہود (معروف) نہیں ہے۔ ایسے ہی اونچی آواز سے بالالتزام اذان سے قبل صلوٰۃ وسلام پڑھنا اور اس کو عادت بنانا مشروع نہیں ہے۔ دراصل یہ زوائد وہابیوں، دیوبندیوں کی ضد سے یا نعت خواں قسم کے مؤذنین نے پیدا

---

(۱) ان دونوں لفظوں کا استعمال درست نہیں ہے، کیونکہ قبلۂ عالم صرف ایک ہی ہے، وہ ہے بیت اللہ شریف مکہ مکرمہ، لہٰذا عموماً جو لوگ لکھ دیتے ہیں قبلہ والد صاحب، قبلہ استاد صاحب، قبلہ پیر، قبلہ مولانا، انہیں اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اور گنج بخش صرف اللہ کی صفت ہی ہوسکتی ہے، کسی دوسرے کو اس سے متصف قرار دینا ناجائز ہے۔

(۲) جائز بھی نہیں کیونکہ یہاں جس حدیث کی طرف اشارہ کیا گیا ہے: "ماراٰہ المسلمون حسنا فھو حسن" کہ جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اچھا ہے۔ یہاں مسلمانوں سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں نہ کہ ہر کس وناکس۔ اگر اسے ہر کس وناکس کے لئے عام مان لیا جائے تو پھر تمام بدعات حتیٰ کہ شرکیہ اُمور بھی جائز قرار پائیں گے جو کہ بلاشبہ غلط ہے۔

کئے ہیں۔ ازمنہ سابقہ میں سب قارئین جانتے ہیں کہ اذان ان زوائد سے خالی ہوتی تھی۔ اگر ہمارے علماء عوام کی تائید میں کہ اب وہ اس راستہ پر چل پڑے ہیں، غور وفکر سے اس کو جائز ثابت بھی کردیں تو صرف جائز(۳) ہی ہوگا، مستحب، مندوب یا افضل نہیں ہوگا۔ باقی رہ گئی یہ بات کہ اس پر ثواب بھی ہوگا، یہ بات تب ہو کہ وہ مستحب ہو۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ سے اس کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے لکھا کہ :

> ''اذان کے بعد جب جماعت کا وقت ہو تو کسی شخص یا مؤذّن کا بطورِ تثویب(۴) سلام وصلوٰۃ پڑھنا بہتر ہے یعنی اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی وجہ ہوسکتی ہے، پہلے نہیں۔ اور اس رسم کو جو اسلام میں معہود نہیں تھی۔ جہلاء بڑھاتے چلے جارہے ہیں اور علماءِ کرام خاموش ہیں، پتہ نہیں کیوں؟...... یہ عظیم المیہ ہے'' (اَنوار الصوفیہ ایڈیٹر علامہ غلام رسول گوہر، جنوری ۱۹۷۸ء شمارہ ۴)

...............(۲)...............

☆ سوال: حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی صاحب، السلام علیکم!

گذارش ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں ارشاد فرمائیں کہ پنج وقتہ نماز کے لیے جو اذانیں دی جاتی ہیں، ان سے پہلے کیا رسول اللہ ﷺ پر درود وصلوٰۃ بآوازِ بلند بھیجنا مسنون ومشروع ہے جیسا کہ ہمارے ہاں معمول بنتا جارہا ہے۔ نمازِ فجر سے پہلے ہمارے محلّہ کی مسجد میں سے تین یا ساڑھے تین بجے ہی لاؤڈ سپیکر پر صوفیا کا کلام یا کوئی اور کلام سنانا شروع کردیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی درود وسلام کو بھی سنایا جاتا ہے۔ کیا محلّہ والوں کو تین یا ساڑھے تین بجے ہی جگا دینا اسلامی طریقہ ہے؟ صحیح فتویٰ دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (سائل: محمد حنیف، باغبانپورہ، جی ٹی روڈ نمبر ۲۴۵، لاہور)

الجواب هو الموفق للصواب: درود شریف پڑھنا مسلمان کے لئے ذریعہ نجات اور وسیلہ شفاعت ہے۔ قرآنِ کریم میں واضح طور پر ایمان والوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ محبت اور عظمتِ رسولؐ کے لئے درود شریف پڑھا کریں۔ نماز کے اندر بھی درود شریف پڑھنے کا حکم ہے۔ اس لیے کوئی صحیح العقیدہ مسلمان درود شریف سے گریز نہیں کرسکتا اور اگر کوئی ایسا کرے تو یہ اس کی بدنصیبی ہوگی۔ اذان کے کلمات مقرر ہیں، اس میں کمی بیشی کرنا یا ان کے آگے پیچھے درود شریف یا قرآنِ کریم کی آیات بلافصل ملانا بدعت ہے اور عبادتِ الٰہی میں خلل ڈالنے کے مترادف ہے۔ اذان کے ساتھ اوّل درود شریف کو لازم قرار دینا، اہل سنت کا شعار بنانا بھی بدعت اور عبادتِ معہودہ میں تحریف کرنے کی کوشش ہے۔ بہتر یہ ہے کہ درود شریف وسلام پڑھنے کی سعادت اگر حاصل کرنی ہے تو اذان سے علیحدہ پڑھی جائے۔ کم ازکم پانچ

---

(۳) تثویب سے مراد اذانِ فجر میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنا ہے نہ کہ اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنا۔

(۴) **اذان سے قبل صلوٰۃ، تسمیہ، تعوذ** شائع کردہ مرکز سوادِ اعظم اہل سنت والجماعت آستانہ عالی چشتیہ صابریہ دارالحق، ٹاؤن شپ سکیم لاہور۔ اصل پمفلٹ بھی ہمارے پاس محفوظ ہے جسے بوقتِ ضرورت ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔